رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۰ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے۔ | ۱۵ مارچ ۱۹۱۲ء | نمبر ۱۱

سکولوں کی کتابیں

اُردو

اُردو کی پہلی کتاب ۱/
اُردو کی دوسری کتاب ۲/
اُردو کی تیسری کتاب ۳/
اُردو کی چوتھی کتاب ۴/
رومن اُردو کی پہلی کتاب ۱/
رومن اُردو کی دوسری کتاب ۳/
رومن اُردو کا قاعدہ یکنگ صاحب کا ۂ
فارسی اُردو کا قاعدہ ۶ پائی و ۱/ +

سی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح:۔ خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ، اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا گرونول وکیرم وغیرہ ودیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہے قیمت رکشا لعہ سے ماعہ گرونول لعہ + مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک .... عہ
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک پیشگی .... عہ
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد .... ہے
غیر ممالک سے معہ محصولڈاک .... ہے
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی +

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	سے	مے
چوتھائی کالم	ہ	مے	للعہ
نصف کالم	مے	للعہ	معہ
پورا کالم	للعہ	معہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	سہ	ما

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۱/ ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں +

نئی کتابیں فارسی اُردو

صحت } نہایت مفید کتاب جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہیے۔ قیمت ۴/ +

حلِ مشکلات } پروفیسر جیمس صاحب۔ آر حصہ اوّل۔ ۶/ +

تحقیقِ بائیبل } مصنفہ مرقس داؤد صاحب۔ ۴/ +

طالبانِ حق } کپتن فیبر صاحب ڈی۔ڈی۔ ۹/ +

رہنمائے تعلیم۔ ۴/ +
ویدک شائستگی۔ رومن اُردو۔

سوال وجواب

فارسی اردو	قیمت	۶ پائی +
رومن اردو	قیمت	۶ پائی +
گورمکھی	قیمت	۶ پائی +
بچّوں کی پرورش	قیمت	ا/ +
تواریخ بائیبل	قیمت	عہ/ +
حیاتِ مسیح	قیمت	۱۲/ +
مسیح کا نمونہ	قیمت	۸/ +
سبد وغزلیں اُردو	قیمت	ا/ +
گورمکھی	قیمت	ا/ +

مس لوئیس مارسٹن صاحبہ کی تصنیفات

کوئی گھر ان سے خالی نہیں ہونا چاہیے کیونکہ ان کے مطالع سے ہر گھر کے لئے امداد مل سکتی ہے۔

۱۔ رامپال سنگھ رومن اُردو ۸/ +
۲۔ تلاش حق اُردو و رومن اُردو ۳/ ۶/ +
۳۔ دولت لازوال اُردو ۳/ ۸/۔ رومن اُردو ۸/ +
۴۔ عزت بے مثال اُردو ۳/ ۵/۔ رومن اُردو ۸/ +
۵۔ اصلاح اخلاق ۴/ +
۶۔ ہند کی افلاس کا انسداد ا/ +
۷۔ بچّوں کی پرورش ا/ +
۸۔ شادی کی بابت خیالات ا/ +
۹۔ سچّی اور جھوٹی خیرات ۳ پائی +
۱۰۔ صفائی کی ضرورت ۳ پائی +

دیگر کتب

۱۔ اسلام میں مسیح ۱۰/ +
۲۔ ینابیع القرآن ۳/ +
۳۔ بائیبل یا قرآن ۱۰/ +
۴۔ سیر ہند معہ تصویرات اُردو ۴/ +
۵۔ وشنو کے دس اوتار ۲/ +
۶۔ آواگون یا آئندہ زندگی ۲/ +
۷۔ ردِّ تناسخ ۴/ +

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

فہرست مضامین

نور افشاں

لودیانہ - جمعہ - ۱۵ مارچ ۱۹۱۲ء

گلدستۂ اخبار

رائل اکیڈیمی کی نمائش تصاویر بھی دو ہفتہ پیشتر ختم کی گئی برٹش عجائب خانہ بھی تبدیل کیا گیا۔

اکثر عورتوں گرفتار شدہ کو دو دو ماہ قید بامشقت کی سزائیں ملیں۔ پبلک پریشان ہے۔

امریکن گورنمنٹ نے بھی سات سو فوج کو حکم دیا ہو کہ منیلا سے روانہ پیکین ہو۔ غیر طاقتیں خبردار ہو۔

پیکین سے خبر آئی ہو کہ چنگٹو کے باغیوں نے ایک پادری صاحب کو مار ڈالا ہے نام مسٹر ڈوے صاحب ہے۔

انگلستان میں کوئیلہ کے کان کنوں کی سٹرائک کا خوف دیگر ممالک یورپ میں بھی پھیل رہا ہو۔ کان کن دو ملین ہیں۔

لاہور چار بازاروں کے تنگ موقعوں کا کشادہ کرنا منظور کیا گیا بتدریج عمل کرینگے۔

پہلے بھی ہٹہ بھیرو چھوولی۔ سید مٹھہ اور لوہاری منڈی کے بازار درست کئے جاینگے۔

تنگ موقعوں کے مکانات کمیٹی حاصل کریگی اس کے لئے بالفعل ۲۸ ہزار روپیہ مہیا ہے۔ تاخیر نہیں کرینگے۔

ٹرونکٹ سوامی نیڈو سابق شیرف مدراس ایک مشہور سوداگر تھے۔ عمداً خودکشی کی خسارہ تھا۔

اگلے سال مالیہ ہند میں ۴½ کروڑ کی خالص بچت ہے اندازہ کی نسبت ڈیڑھ کروڑ زیادہ ہو۔

جدید سال میں ایک ارب ۹ کروڑ روپیہ کا خرچ اندازہ کیا گیا ہے۔ کوئی ٹیکس نہ تو تخفیف کرینگے نہ اضافہ کرینگے۔

کلکتہ کے بازار ٹالی گنج میں یکم کو عظیم آگ لگی نقصان بھاری ہوا مالیت تین چار لاکھ روپیہ۔

ہندوستان میں ۲۸۰ اسپتال شفاخانے ہیں۔ ۸۴۴ سند یافتہ ڈاکٹر ہیں ان ۱۷۷ پرائیویٹ پیشہ ہیں۔

کونسل آئین بمبئی میں گھوڑدوڑوں کے لئے قانون لائسنس پاس کرینگے جسکی خلاف ورزی کرنیوالوں کو ۲۰۰ روپیہ جرمانہ ہوگا جو شخص بغیر لائسنس کے اپنا گھوڑا دوڑائے گا اس کو بھی ایک ہزار تک جرمانہ ہوگا حسب ضرورت ہو۔

گنڈر کیگنج الہ آباد میں ایک شخص ۱۲۲ برس کا پایا گیا پانچویں پشت تک کے بال بچے ہیں۔

ٹریپولی کی ترکی اٹالین لڑائی کی مصالحت کے متعلق روس نے جدید تجاویز پیش کی ہیں۔

اسکی خبر روما سے دی گئی ہو اٹلی سے دریافت کیا ہو کہ ٹریپولی پر قبضے کی بنیاد پر اسکی شرائط کیا ہیں؟

روس تیار ہے کہ ٹریپولی پر اٹالین حکومت تسلیم کیجائے دیکھنا ہے کہ اٹلی اس کا کیا جواب دیگی۔؟

اس کوشش مصالحت میں دیگر طاقتیں بھی روس سے متفق ہیں وہ چاہتی ہیں ضرور صلح کرائی جائے۔

اٹلی کا جواب آنے پر پانچوں طاقتیں ٹرکی سے اس کی بابت سلسلہ جنبانی کرینگی نتیجہ خدا جانے۔

قسطنطنیہ سے خبر ہے کہ روس کی کوشش مصالحت میں کامیابی ناممکن ہو۔ بنیادی شرط مانع ہے۔

گورنمنٹ عثمانیہ قبول نہیں کریگی کہ ملک ٹریپولی اٹلی کو دیا جائے یہ بہت ٹیڑھی کھیر ہوگی۔

روما سے یکم مارچ کی خبر ہے کہ ۲۸ فروری کی جنگ مرغیب میں ۵۰۰۰ ترک و عرب برسر مقابلہ تھے۔

اُنہوں نے سخت شکست کھائی پانسو قتل کئے گئے اسی نقصان کے ساتھ مجبوراً پسپا ہونا پڑا تھا۔

ترکوں و عربوں کی کوشش تھی کہ مرغیب بلندیاں سرکیجائیں لیکن اُن کو نیچا دیکھنا پڑا۔

انگلستان میں کوئیلہ کے قریب سوا لاکھ کان کن کام چھوڑ بیٹھے باقی بھی سٹرائک پر کمربستہ ہیں۔

امریکن جنگی جہاز نے بحرالکاہل کا جزیرہ پامیرو ملحق کیا لیکن برٹش گورنمنٹ اسکی دعویدار ہے۔

نوجوان مستورات کی عیسائی انجمن کا سالانہ جلسہ گورنمنٹ ہوس لاہور میں کیا گیا۔ بصدارت لیڈی ڈین +

اخبار کی بہار

تار آمدہ مورخہ ۸ مارچ ہے کل ترکوں اور عربوں نے اٹلی کی فوجوں پر سخت حملہ کیا اور دست بدست لڑائی کی نوبت پہونچی۔ اٹلی کی کمک وقت پر آجانے سے سخت معرکہ ہوا اور رات تک لڑائی گرم رہی جسکے بعد ترک پسپا ہو گئے۔ اٹلی کا نقصان ۱۵۰ قتل بتائے جاتے ہیں۔

بمبئی گورنمنٹ گزٹ میں کسولی اور کنور کی پاسٹیور انسٹی ٹیوٹ کے ترمیم شدہ قانون درج ہوئے ہیں جو سگ گزیدہ اشخاص کی امداد کے متعلق ہیں۔

بمبئی کی تار خبر ہے کہ مہاراجہ گیکواڑ بڑودہ نے اپنی دس ہزار روپے کی دوسری قسط کنگ ایڈورڈ سینی ٹوریم برائے مرض تپ دق مقام دھرم پور ضلع شملہ ارسال کی ہے۔

کلکتہ سے نیویارک کو جانے والے ایک جرمن سٹیمر میں ایک خوفناک سانپ پایا گیا۔ جس نے اہل جہاز میں سے ایک کو کاٹا جو چند گھنٹوں کے بعد مر گیا سانپ جہاز کے نامعلوم حصے میں چھپ گیا۔ اس جہاز میں ایک سو بیس سانپ کلکتہ سے نیویارک کو لیجا رہے تھے۔ جو نیویارک کے ایک سوداگر نے منگوائے تھے جو ایک صندوق میں بند تھے اور اُن کو اُن کی روزانہ خوراک کے واسطے زندہ چوہے دیئے جاتے تھے۔ نامعلوم طور سے ایک سانپ صندوق میں سے نکل گیا جو کسی کو معلوم نہ ہوا اور اسی نے جہاز والوں میں سے ایک کو کاٹا مگر بہت تلاش پر بھی وہ سانپ اب تک نہیں ملا۔

ضلع ڈھاکہ کے مانک گنج جیلخانہ سے وہرنی مستری نامی ایک مشہور ڈکو بھاگ نکلا تھا جو چند یوم کے بعد پکڑا گیا۔ مجسٹریٹ کے سامنے حاضر کئے جانے پر اس نے اقرار کیا کہ وہ بہت سے ڈاکوؤں میں شامل رہا ہے اور کہ اس نے جیلخانہ میں دن کے وقت اپنی کوٹھڑی کے دروازے اتار کر انکو بطور سیڑھی کے استعمال کر کے جیلخانہ کی دیوار پر سے جس کی اونچائی ۱۲ فیٹ کی تھی فرار ہو گیا تھا۔

گزشتہ ماہ چھبیس تاریخ کی شام کو شہر ناگپور کے مہاراج باغ میں سے ایک بڑا چیتا پنجرے میں سے نکل گیا۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ پنجرے کی ایک سلاخ کے نکل جانے سے اُس کے نکلنے کو رستہ بن گیا تھا۔ اس جانور نے پنجرے سے رہائی پاتے ہی ایک غریب ہندوستانی کو سخت زخمی کیا۔ جو اسی وقت شفاخانے پہونچایا گیا پر اگلے روز مر گیا۔ دوسرے روز کئی انگریز اس کی تلاش میں نکلے۔ مسٹر سٹیریس گورنمنٹ ٹیلیگراف کے افسر نے اس کو گولی سے مارا یہ جانور اُس پر حملہ کرنے ہی کو تھا کہ گولی اُس کی چھاتی میں لگی اور دوسری گولی نے اس کا کام تمام کر دیا۔

اسی فوج کے لئے ۱۲ ہوائی جہاز اور خریدے جاینگے از قسم ایروپلین ہونگے۔ ایک مدرسہ بھی قائم کرینگے۔

لاہور کے گرد و نواح سول سٹیشن میں شہر کے قدیم وضع کے مکانات بنانے کی اجازت نہیں دیگئی ہے۔

رنگون میں آتشزدگی سے ۱۵ لاکھ کا نقصان ہوا جسکے ۱۵ نمبرے ۸۰ آرہ ملیں بھی راکھ ہو گئیں۔

جہلم میں ایک چھوٹی لڑکی کے کپڑوں میں یکایک آگ لگ گئی۔ اُس کی چیخ و پکار سے رشتہ داران پکار اٹھے۔ آگ کو ٹھنڈا کرنے کی ہزار کوشش کی۔ لیکن افسوس کوئی کامیابی نہ ہوئی۔ بڑے چھوٹے رشتہ داران کے دیکھتے دیکھتے وہ جل مری افسوس گزشتہ کا علاج کیا؟

چند ماہ سے صدر ہسپتال پشاور میں ایک ہندو زیر علاج تھا۔ ڈاکٹروں کو اس کی کٹی ہوئی ٹانگ کا یہ انسان کا زندہ چمڑہ لگانے کی ضرورت پڑی۔ راجولی۔ وردی ابی پلٹن نمبر ۹۰ بھی اس ہسپتال میں علاج کی غرض سے آیا ہوا تھا یہ شخص مسلمان ہے کسی شخص نے ہندو مذکور (امین چند) کے لئے اپنے جسم سے چمڑا کاٹ کر دینا پسند نہ کیا۔ ایک اخبار سے معلوم ہوا کہ راجولی وردی ابی نے امین چند کی حالت پر رحم کھا کر خوشی سے اپنی ران کا اسی قدر چمڑہ کاٹ کر دیا جس قدر امین چند کے لئے درکار تھا۔ قومیت اس کا نام ہے۔

راولپنڈی میں کسی ظالم نے ایک دس سالہ مسلمان بچہ کا گلا گھونٹ کر مار ڈالا اور دو سونے کی بالیاں قیمتی صد پانچروپیہ اس کے کانوں سے اتار کر بقول ایک اخبار لاش کو شہر کے باہر ایک کنوئیں میں پھینک دیا دوسرے روز اس کی لاش کنوئیں سے نکالی گئی یہ بچہ ایک قصاب کا تھا۔ جس کا باپ اُس کو یتیم چھوڑ کر طاعون کی نذر ہو چکا تھا۔ اس کی بیوہ ماں جو تمام رات بچے کی تلاش میں سرگرداں رہی تھی اس حادثہ کی خبر پاتے ہی خاک اڑاتی ہوئی لاش پر آئی۔ اس وقت دو ہزار آدمیوں کا ہجوم تھا کوئی شخص ایسا نہ تھا جسکے آنسو نہ نکلے۔ پولیس سرگرمی سے قاتل کی تلاش میں ہے۔

انگلستان کے کوئلہ کھودنے والوں نے سخت مخالفت اُٹھائی ہے اور اندیشہ ہے کہ جلد سب کوئلے کی کانیں بند ہو جاینگی اور ملک کو بے حد نقصان ہوویگا۔

گورنمنٹ نے اگر چاہا کہ کسی طور سے کان کے مالکوں اور مزدوروں کے درمیان میں کچھ فیصلہ ہووے لیکن نہ ہو سکا اور اب دو چار روز میں زیادہ خرابی کا اندیشہ ہے۔ اور اب اگر فیصلہ بھی ہو جاوے تو بھی اندیشہ ہے کہ جنوبی افریقہ سے ہندوستان مصر اور امریکہ کو کوئیلہ آنے لگے گا۔ اور انگلستان کی تجارت میں ہمیشہ کے لئے کمی ہو جاویگی۔

سویڈن کے شہزادہ ولیم و شہزادی آجکل ہندوستان میں سیر کر رہے ہیں۔

سارا گھاٹ کے پل پر تخمیناً ۷۰ لاکھ خرچ ہوویگا جس میں سے قریباً ۲۷ لاکھ خرچ ہو چکا ہے۔

معزول شاہ ایران ایک روسی جہاز پر سوار ہو کر باکو کو چلے گئے قلمرو ایران سے نکل گئے ہیں۔

ایڈیٹوریل نوٹس

چشمۂ زندگی

نمبر ۲

جبکہ ہم قبول و تسلیم کرتے ہیں کہ الٰہی صفات بے حد اور لا انتہا اور انسانی عقل و فکر سے بڑھ چڑھ کر ہیں تو پھر اس کے بعد اگر خدا الہام کے وسیلے اپنے نبیوں اور رسولوں کے وسیلے سے کچھ اس کا عجیب بیان ظاہر فرماتا اور صاف معنوں میں بتاتا ہے کہ اس بے حد و لا انتہا ذات باری کے کلمہ نے اپنی قدرت کے اظہار میں یہ عالم بنا دیا اور سب کی زندگی اس میں تھی اور وہ زندگی اُس میں سے نکلی اور سب کچھ اس کے ہی وسیلے سے صفحہ ہستی پہ نمایاں ہوا تو دہریہ اعتراض پیدا ہونے لگتے ہیں کہ یہ نہیں ہو سکتا۔ خدا نیستی سے ہست کیونکر کر سکتا ہے؟ یہ ناممکن ہے۔ ایسی باتیں کہنے والے ایک طرح سے خدا کی الٰہی صفتوں کا انکار کرنے والے ٹھہرتے ہیں۔ اور ایسا کرنے سے وہ اُس کی قدرت کا انکار کر کے نادان بنتے ہیں۔ پر ہم صاف اور سیدھے دل سے اس عقیدے کے قائل ہیں کہ خدا نے اپنے کلمہ قدرت سے سب کچھ بنا دیا اور زندگی خدا کے کلمہ سے نکلکر سب جانداروں میں آئی۔ اور اس کے وسیلے سے قائم اور برقرار رہتی ہے۔

ہمارے اس اعتقاد کی بنا کلام الٰہی ہے۔ خدا نے شروع ہی میں اپنے نبیوں کی زبانی صاف صاف بتا دیا کہ اُس نے عالم اپنے کلمہ قدرت سے نیستی سے ہستی میں لاکر دکھلا دیئے اور جاندار مخلوقات کو زندگی کے جوہر کے بخشنے سے خوبصورت اور خوشنما بنا دیا اور اس دنیا کی رونق کو بڑھا دیا۔ اس خیال کے نہ ماننے والے کوئی پورا ثبوت اسبات کا کہ یہ مادہ ازلی ہے۔ اور اسی طرح سے آج تک ہرگز نہیں دے سکتے اور ایسا کرنے سے وہ خدا کی خالقیت کی صفت کا انکار کرتے ہیں۔ جو خدا کی صفات کے شمار میں کمی کا سبب ہوگا۔ حالانکہ خدا ہمہ صفت موصوف مانا جاتا ہے۔

خواجہ کمال الدین صاحب کی عقل کا پھیر

خواجہ کمال الدین صاحب نے اپنے رسالہ رد افتراءات عیسائیوں کو بہت صلواتیں سنائی ہیں اور ناحق کی خامہ فرسائی کر کے اناپ شناپ تحریر سے اپنی جوشیلی طبیعت ظاہر کی ہے جس میں سے ہم اُن کی عقل کے پھیر کو ظاہر کرنا چاہتے ہیں

اولاً۔ یسوع مسیح کی نسبت وہ ظاہر کرتے کہ "ایک اولوالعزم انسان تھا جو سکینت صبر اور حلم کا بادشاہ تھا اُس کے لبوں پر رحمت کا چشمہ جاری تھا وہ سلامتی کا شاہزادہ تھا"۔

ثانیاً:۔ اُن کی نسبت وہ پھر تحریر کرتے ہیں "مے کش" "کھاؤ" "[illegible]" کے ملنے والے "شراب فروش" "شرابی" "[illegible]" "کم عقل" "دھوبی" "بے وقوف" "چھچھورے" "اور نادان ٹولیہ"

ثالثاً:۔ پھر لکھا ہے کہ خداوند کی حکمت بالغہ نے مسیح کے معاملہ میں یہی پسند کیا کہ اُس کی زندگی میں ایسے واقعات رکھ دیئے کہ جو اس کی ادعائے الوہیت کی شان پر ایک سیاہ لیکن نمایاں داغ کا کام دیں۔

رابعاً:۔ پھر لکھا ہے کہ حکمت خداوندی نے اُس کی الوہیت کو غلط ثابت کرنے کے لئے اس کے پرستاروں کے ہاتھ اور اس کے بعض واقعات ایسے رنگ میں چھوڑ دیئے کہ جن سے ان کا خدا ہونا تو درکنار وہ بے لاگ نگاہ میں ایک ضعیف کمزور اور ساتھ ہی ان اخلاق کا گھٹیا انسان نظر آوے جو ایک معمولی حیثیت کے انسان کے بھی شایاں نہیں"۔

خامساً۔ پھر لکھا ہے کہ "اس کی طرف کوئی شجاعت کا کارنامہ منسوب نہیں ہوا"۔

سادساً:۔ پھر لکھا ہے کہ "وہ دشمنوں پر غالب نہیں بلکہ ان کے ہاتھوں سے مغلوب ہوا"؟

تاسعاً:۔ پھر لکھا ہے کہ "وہ اُن کی جھڑکوں گالیوں اور ٹھٹھوں کا نشانہ بنا"؟

سابعاً:۔ پھر لکھا ہے کہ "اس نے تھپڑ کھائے اور قسم قسم کی ذلت اُٹھائی"؟

ثامناً۔ پھر لکھا ہے کہ "وہ مجرمانہ حیثیت کے ساتھ عدالتوں میں کھینچا گیا"؟

عاشراً:۔ پھر لکھا ہے کہ "چوروں کی رقابت میں وہ ملعون نامہ موت کیلئے صلیب پر اٹھایا گیا"؟

آخراً:۔ پھر لکھا ہے کہ "یہ سب کچھ اسلئے ہوا کہ آئندہ والی نسلیں سمجھ جاویں کہ خداوند خدا جو قدرت اور جلال کا خداوند ہے۔ وہ نعوذاً خدا ہو سکتا ہے نہ اپنے دشمنوں سے ذلت اور رسوائی دیکھ سکتا ہے"۔ (دیکھو صفحہ ۱۰) اول دو باتوں کی نسبت خواجہ صاحب نے عقل کا چکر کھایا کہ دو نام جو ایک شخص کے ہی ظاہر کئے ہیں کہ یسوع اور عیسٰے وہ علیحدہ علیحدہ ہی شخص ہیں جن میں ایک کا نقشہ خوبصورت اور دوسرے کا بد صورت کھینچا ہے۔ خوبصورت نقشہ عیسٰے کا از روئے قرآن بنایا ہے۔ بدصورت نقشہ یسوع کا انجیل سے کھینچا ہے۔ حالانکہ ایک ہی شخص کے دو مختلف نام ہیں۔

تیسری بات میں اُن کو عقل کا بڑا پھیر لگا ہے کہ خدا نے خداوند یسوع کی زندگی میں ایسے واقعات رکھ دیئے جو اس کی زندگی یا ادعائے الوہیت کی شان میں نمایاں داغ کا کام دیں۔ حالانکہ اگر خواجہ صاحب انجیل کی حقیقت سے واقف ہوں تو وہ تمام واقعات اُنکو عجوبہ دکھلائی دیں اور برعکس داغوں کے بڑی حکمتیں نظر آویں۔ پر یہ اُن کو کہاں عطا ہوا اور وہ روحانی سمجھ کس طرح حاصل کرتے؟

چوتھی بات کی نسبت اُن کی عقل نے خوب [illegible] کیا کہ وہ مانتے ہیں کہ خدا نے اُس کے پرستاروں کی

تفردوں میں بعض واقعات ایسے رہ گئے تھے جو کمزوری کی وجہ سے اس مسیح کی عظمت کو کم کردیں۔ شاید اسلئے کہ باقی قرآن اور مسیح موعود اور ان کے خلیفہ وغیرہ لوگوں کے لئے عظمت کی جگہ باقی رہے۔

اور پانچویں بات سے آخری باتوں میں جو کچھ ہوا وہ آگہی دانست میں اسلئے ہوا تاکہ آنے والی نسلیں سمجھ لیں کہ وہ خداوند خدا جو قدرت جلال کا خداوند ہے۔ وہ نہ نیست و نابود ہو سکتا ہے نہ اپنے دشمنوں سے ذلت اور رسوائی دیکھ سکتا ہے"۔ یہ سب خواجہ صاحب کی عقل کا پھیر ہے۔ وہ انجیل کے ان مقامات کو نہیں سمجھتے اور جو باتیں انہوں نے بطور اعتراض کے پیش کی ہیں ان میں ہی تو بڑی خوبی ہے جن کو سہہ کر اور برداشت کرکے نجات دہندہ نے گنہگاروں کی نجات کا بڑا کام پورا کیا۔ جس کے بغیر نجات اور شفاعت ناممکن تھی پر خواجہ صاحب کی عقل میں یہ بات کیونکر آسکتی تھی۔ ان کے کانوں میں تو مرزا صاحب کے بہت سے الہاموں کی گونج نے ایسی بھرپوری کی ہوئی تھی کہ کسی دوسری بات کی شنوائی کے لئے جگہ ہی باقی نہ تھی۔ جناب خواجہ صاحب آپ مسیحیوں کو کتنی ہی سخت سے سخت گالیاں دو لیکن وہ المسیح کے عجیب و غریب پیار و محبت کی کشش میں جس کو اس نے آپ کے اعتراضوں والی تمام مصیبتوں اور دکھوں کو کمال صبر سے برداشت کرکے کامل کفارہ دیکر نجات بخشی ہے بھول نہیں سکتے جو آپ کی اعتراض کی باتیں ہیں وہ ان کی نجات ابدی کی تسلی بخش باتیں ہیں۔ کیونکہ اگر المسیح ان مصائب اور تکلیفات کی منزلوں کو طے نہ کرتا تو ان کا حال ابتر ہوتا۔ اور وہ نجات سے فیضیاب نہ ہو سکتے۔ پس اب اس کے ان کاموں کے سبب سے وہ شادمان اور مطمئن ہیں۔ کیونکہ اس سے ان کو نجات کا مژدہ ملا ہے پر آپ کے لئے یہی باتیں صریح بے وقوفیاں ہیں۔ کیونکہ آپ ان کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہو۔ انجیل مقدس میں سے خط فلپیوں کے ۲ باب کی ۶ آیت سے ۱۱ آیت تک ذیل کی آیتیں آپ کی ان تمام اعتراضوں کا کافی جواب ہیں کہ اس نے (خداوند یسوع مسیح نے) خدا کی صورت میں ہو کے خدا کے برابر ہونا غنیمت نہ جانا۔ لیکن اس نے اپنے آپ کو نیچا کیا۔ اور خادم کی صورت پکڑی اور انسان کی شکل بنا اور آدمی کی صورت میں ظاہر ہو کے آپ کو پست کیا اور مرنے تک بلکہ صلیبی موت تک فرمانبردار رہا اس واسطے خدا نے اسے بہت سرفراز کیا اور اس کو ایسا نام جو سب ناموں سے بزرگ ہے بخشا۔ تاکہ یسوع کے نام پر ہر ایک کیا آسمانی اور کیا زمینی اور کیا وے جو زمین کے تلے ہیں گھٹنا ٹیکیں۔ اور ہر ایک زبان اقرار کرے کہ یسوع مسیح خداوند ہے تاکہ خدا باپ کا جلال ہووے۔

خدا آپ پر رحم کرے تاکہ آپ بھی روحانی سمجھ حاصل کرکے وہ بینائی حاصل کرو کہ جس سے دیکھنے والی آنکھیں حاصل ہوں اور راہ نجات کو خدا کے فضل کے طریقہ سے حاصل کرسکو۔

ہمارے کسی ایک کرمفرماؤں نے اپنی قیمتی رائیں نورافشاں کی نسبت تحریر فرمائی ہیں جو درج اخبار ہو چکی ہیں اب ہم چاہتے ہیں کہ دوسرے لائق و فائق صاحبان جو اس اخبار کی طرف اپنی توجہ کو مبذول رکھتے ہیں اور اس کے وسیلے سے اشاعت عیسوی کا مبارک کام کرنے کے خواہشمند ہیں۔ اس ضروری امر کی طرف زیادہ غور سے عمدہ اور مفید طرز اور طریق تحریر مضامین وغیرہ کی نسبت اپنی رائیں ظاہر فرماویں تاکہ یہ دینی پرچہ ہر دلعزیز اور مسیحی خدمت کے متعلق مفید بنجاوے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ ہر امر میں ہر ایک شخص کو خوش کرنا ناممکن ہے۔ مگر خاص خاص باتوں میں اصلاح ہو سکتی ہے۔ جس سے یہ اخبار دلچسپ ہو سکتا ہے اور رفتہ رفتہ عام پسند ہو کر قابل قدر بن سکتا ہے۔

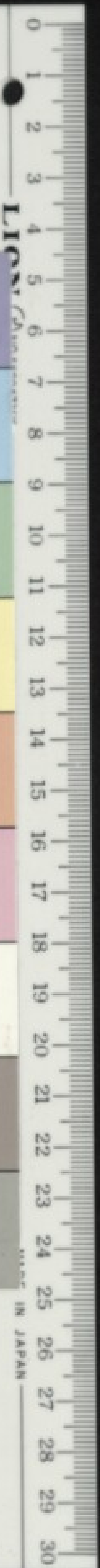
ریویو

"محمد رسول اللہ"۔ اس نام کی کتاب ہمارے پاس ریویو کے واسطے آئی ہے کسی ماسٹر عبد الرحمٰن نومسلم نے جو پہلے ایک سکھ بنام مہر سنگھ تھا یہ تصنیف کی ہے۔ اپنے خیال میں انہوں نے یہ رسالہ بجواب رسالہ "مسیح یا محمد" ایک مسیحی رسالے کے جواب میں لکھا ہے۔ مگر جواب کیا ہے ہمارے خداوند یسوع مسیح پر جاہلانہ طور سے بیشمار حملے کئے ہیں۔ جو بالکل فضول اور ردی حجتوں سے پُر ہے۔ اس میں بہت بدتہذیبی کے کلمات درج ہیں اور مہر سنگھ ناواقف اور منتشر خیالات والے نوجوان کی جو پہلے سکھ تھا۔ اور پھر محمدی ہوا جوانی طبیعت کے پرجوش خیالات کا اظہار ہیں۔ جن سے اس نوجوان کی ناواقفی صاف آشکارہ ہوتی ہے۔ ایسے رسالہ پر کیا ریویو کیا جاوے اس رسالہ میں ایک بیان سب سے نرالا ہے۔ جس کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ ان کے خیال میں کامل شفیع وہ ہو سکتا ہے جو بقول ان کے (۱) انتقام لینے والا ہو۔ (۲) سینہ سپر ہو کر خونخوار ظالم و سفاک لوگوں کی تیز تلوار سے مقابلہ کرے (۳) دولت و تونگری جس کو حاصل ہو (۴) غریبوں اور مسکینوں پر رحم کھاوے (۵) امور خانہ داری میں پڑا ہو (۶) بیوی اور بچوں والا ہو۔ یہ نشان کامل نبی کے مصنف کی رائے میں لازمی ہیں ؎

بریں عقل و دانش بباید گریست۔

یہ نشانات تو ایک دنیاوی شخص کے ہیں مگر دینیات اور روحانی عالم میں ایسے نشان ہونے چاہئیں کہ جو پاکیزگی میں کامل ہوں نہ کہ جسمانی اور نفسانی اور انسانی خوبیوں سے متصف ہوں یہ تو ہمارا دعویٰ ہے کہ جنکی شان میں یہ لقب دیا جاتا ہے وہ روحانی عالم میں شافی نہیں ہو سکتے دنیاوی طور پر انکی عظمت کیسی ہی کیوں نہ ہو تو بھی روحانیت میں اس کی کچھ اہمیت نہیں ہو سکتی ذیل کی صفات شفیع کے لئے ضروری ہیں (۱) الٰہی ذات اور حقیقی انسانیت (۲) معصومیت (۳)





اقتباس

موت کا خیر مقدم

جس طرح سے ایک مدرسہ کے طالب علم کو اپنے گھر کا ہر ایک پیغام قابل تسلیم ہوتا ہے اس طرح سے ہر ایک ایماندار کو موت کا پیغام کچھ برا معلوم نہیں ہوتا۔ بلکہ خدا اُس کو کہتا ہے کہ "اے اچھے خادم تو دیر تک خطروں میں رہا ہے اور دکھ و تکلیفات برداشت کئے ہیں۔ تیری دوڑ اب ختم ہو گئی ہے۔ اب اپنے آرام میں داخل ہو دنیا اور اُس کی تمام دقتوں سے چھوٹ کر اچھا انعام حاصل کر۔ زندگی کا تاج تیرے واسطے تیار ہے۔ اپنے باپ کے گھر میں خوشی میں شامل ہو"

ڈبلیو۔ جے۔

ایماندار جب اپنی زندگی کا دورہیاں پورا کر چکتا ہے۔ وہ اطمینان سے اپنے آسمانی گھر کو روانہ ہوتا ہے۔ اُس کا حال اُس مدرسہ کے لڑکے کی طرح سے نہیں ہے جو کھیل میں مشغول ہو اور چھڑی کے خوف سے کھیل کو چھوڑتا ہو۔ لیکن اُس کا حال اُس اچھے لڑکے کی طرح ہے۔ جو کھیل سے تھک کر خود اُس کو چھوڑتا ہے۔

گاٹ ہولڈ

غور طلب

آپس میں ایک سا مزاج رکھو۔ بڑے بڑے خیال مت باندھو غریبوں کے ساتھ غریبی کرو۔ اپنے تئیں عقلمند نہ سمجھو

رومیوں ۱۲: ۱۶

مفید کہانی

پیڑ کا درخت

نمبر ۱

ریوپرٹ نامے ایک شخص اپنے گھر کے سامنے ایک بڑے پیڑ کے درخت کے سایہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ اور اُس کے پوتے اُس درخت کا پھل کھاتے تھے۔ مگر ان کو اس درخت کی بابت کچھ معلوم نہ تھا۔ اُن کا دادا اُن لڑکوں سے اُس درخت کی نسبت یوں بیان کرنے لگا کہ "اے بچو میں تم کو بتانا چاہتا ہوں کہ کس طرح سے یہہ درخت یہاں لگایا گیا تھا۔ عرصہ ہم سال کا ہوا کہ میں یہاں پر کہ جس جگہ یہ درخت لگا ہوا ہے۔ کھڑا تھا۔ یہاں پر صاف میدان تھا۔ میں اپنی تنگدستی سے مغموم تھا اور اپنے آپ میں کہنے لگا کہ اگر میرے پاس کسی طرح سے ۱۰۰ ڈالرس ہو جاویں تو بہت اچھا ہو۔ میرے پڑوسی نے میری بات کو سُنکر کہا کہ بڑی آسانی سے تمہارے پاس سو ڈالرس ہو سکتے ہیں پر اگر تم دانائی سے کام کرو جہاں تم کھڑے ہو یہاں سو ڈالرس دبے پڑے ہیں۔ صرف محنت کرو تو تم اُن کو لے سکتے ہو۔ میں اسوقت نوجوان سیدھا ہی سادہ عقل والا تھا اگلی رات میں نے اس زمین کو کھودنا شروع کر دیا مگر وہاں سے میرے ہاتھ کچھ نہ لگا صبح کو جب میرے پڑوسی نے ایک گڑھا کھودا ہوا دیکھا تو اُس نے کہا کہ اے بیوقوف لڑکے وہ یہ بات نہیں ہے جو میں نے تجھ سے کہی تھی۔ لیکن میں اب تم کو ایک پیڑ کا درخت دیتا ہوں اور تم اسکو اس گڑھے میں لگا دو۔ اور کچھ سالوں کے بعد یہاں سے ۱۰۰ ڈالرس نکل آویں گے"۔ اور میں نے درخت لگا دیا۔ اور یہ درخت اُگ گیا جسے تم اب دیکھتے ہو اسکے قیمتی پھل سے اب تک میں نے ۱۰۰ ڈالرس سے کہیں زیادہ وصول کر لیا اور اسکے علاوہ یہ درخت میری ملکیت موجود ہے جو ہر سال پھل دیتا ہے اور میں اس دانا پڑوسی کی بات کو نہیں بھولا ہے یاد ۳ رکھتا ہوں اور محنت کرنا پسند کرتا ہوں۔

مراسلات

باہمی اتفاق

ناظرین نورافشاں کی خدمت میں التماس ہے کہ چند سطور بطور نوٹ کے نورافشاں میں درج کریں۔ میری اس نوٹ کے درج کرانے کی منشا یہ ہے کہ میں سب مسیحی کلیسیا کو اور مسیحیان ہند و پنجاب کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ جس طرح خداوند مسیح کا پاک کتاب میں حکم ہے کہ تم برادرانہ محبت و سلوک رکھو اور میرے نام کی خاطر دنیا کی حدوں تک گواہ ہو۔ اور سب قوموں میں جا کر میرے نام کی بشارت دو۔ لیکن یہ کام اس وقت تک نہیں ہو سکتا ہے جب تک کہ ہماری سب کی آپس میں محبت و سلوک و یگانگت نہ ہو۔ اب میں مسیح کے کلام کی منادی کے بارے میں جو لائلپور منڈی کے میلے میں ہوئی جو ہر سال ہوتی ہے اور اب کے مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۱۲ء سے شروع ہوئی اور ۲ مارچ ۱۹۱۲ء تک رہی کیسی یگانگت و محبت و سنجیدگی کے ساتھ ہوئی جو یونائیٹڈ پریسبیٹیرین امریکن مشن لائلپور و چرچ مشن گوجرہ نے آپس میں ملکر بجا کی۔ اس منادی کے کام کے شروع کرنے والے امریکن مشن لائلپور اور ساتھ مدد دینے والے چرچ مشن گوجرہ۔ دونوں مشنوں نے باہم ملکر بڑی محبت و تپاک کے ساتھ اس کام کو کیا۔ اور خوب ہی سنجیدگی کے ساتھ میلے منڈی میں منادی ہوئی۔ اور کسی طرح کی خرابی یا نقصان واقع نہیں ہوا نہ سننے والوں کو نہ سنانے والوں کو۔ بلکہ غیر قوم لوگوں پر بڑا اسبات کا اثر ہوا ایسے اتفاق کو دیکھکر۔ اور سب کی زبان سے یہ نکلتا تھا کہ شاباش ان مسیحیوں پر کہ کیسے گرمجوشی و سنجیدگی کے ساتھ یہ اپنے مسیحی خدمت کو پورا کر رہے ہیں۔ اب میلے میں جو کام ہوا اس کا طریق یہ تھا کہ پہلے

سنڈے میں جناب بزرگ پادری جے۔ ایچ۔ مارٹن صاحب ڈی۔ ڈی نے ایک بڑا شامیانہ استادہ کیا۔ جس میں منادی ہوا کرے۔ وہاں پر سب مسیحی کارگذار بیٹھے ہوتے تھے اور گانے سیاپے تھے اور سب لوگ بیٹھکر سنتے تھے۔ ایک پارٹی بمعہ ساز یعنی ہارمونیم وطبلے وڈھولک وجھینوں کیساتھ گاتی تھی۔ ایک بھجن یا ایک زبور گانا اور بعد اس کے باری باری سے ایک مناد منادی کرتا تھا ایک بار گیت اور ایک بار منادی۔ ٹرن بائی ٹرن۔ اسی طرح سے چار یوم منادی ہوتی رہی اور ایک خیمہ پرائیویٹ دعا کے واسطے منعقد تھا کہ جس کی مرضی ہو تو خوشی سے اس میں جاکر دعا کی جائے اور بہت سی چھولداریاں اس کے ہمراہ واسطے منادان لائلپور کے۔ اور اسی طرح سے ہمارے ہمراہ چرچ مشن گوجرہ کے پادری صاحبان ومنادان گوجرہ کے واسطے ڈیرے لگے ہوئے تھے۔ جو دن رات وہاں پر رہتے تھے۔ اور خاصکر ہم چرچ مشن گوجرہ کے پادری محمد حسین صاحب اور پادری جے علی بخش صاحب کے دل وجان سے شکرگزار ہیں۔ جنہوں نے ہمارے ہمراہ ملکر اس خدمت میں مدد دی۔ وہ اپنے ہمراہ اپنے علاقہ کے سب منادان کو لائے اور کچھ لاہور ڈوینٹی کے سٹوڈنٹ بلائے اور اپنے ہمراہ ساز وغیرہ بھی لائے۔ اور بہت مدد کی اور رات کو بھی چرچ مشن کے پادری محمد حسین صاحب میوزک لینٹرن دکھلاتے تھے جس میں سب مسیحیاں دیہات کے ہوتے تھے۔ رات کے وقت گویا تصویریں بھی دکھلا کر منادی کی جاتی تھی۔ گویا دن میں غیر قوم لوگوں کو منادی اور رات کو سب مسیحیاں کو منادی بڑی جانفشانی ودسرگرمی سے چرچ مشن نے ہمراہ ملکر کام کیا۔ ہم اُن کے دل سے شکرگزار ہیں۔ میرے اتنی باتوں کا ذکر کرنے کا یہ مطلب ہے کہ اس طرح سے اتفاق وسلوک کے ساتھ کام کیا جاوے تو کیوں نہ مسیح کا راج جلد ترقی کریگا۔ لیکن جبتک ہمارے بیچ میں سلوک خود ہی نہیں ہے تو کس طرح سے غیر قوم لوگوں پر مسیحیوں کا اثر پڑیگا۔ اور کس طرح سے مسیح کی تعلیم ترقی پذیر ہوگی تو چاہئے کہ ہم آپس میں باہمی اتفاق رکھیں۔ اور ایک دل وایک جان ہوکر مسیح کی خدمت کو پورا کریں تو اُمید ہو کہ بہت جلد مسیح دین ترقی کرے گا۔ اب میں اتنا حال لکھکر ختم کرتا ہوں۔

راقم:۔ پادری پال نثار علی۔
از لائلپور۔ امریکن مشن

ادیب دربار نمبر
الہ آباد

نئے انداز اور نئی اداؤں کے ساتھ عندلیب باغ اُردو ادیب دربار نمبر چہکتا ہوا عجیب اچپلاہٹ سے کل صبح ڈاک کے بار صبا کے جھونکے کے ساتھ ڈرائنگ روم میں آ حاضر ہوا۔ واہ واہ نرالی نزاکتوں خاص نیرنگیوں سے آراستہ۔ دیکھتے ہی بیساختہ زبان سے نکلا

تیری صورت کے ہیں صدقے تیرے انداز کے قرباں
تیری باتیں نرالی یہ ہیں تیری شان کے شایاں

ہر ایک صفحہ اُس کا دامن کھینچتا ہے۔ کہ یہ جگہ ہے۔ ٹھہرو یہاں کا لطف اٹھاؤ پھر آگے چلنا۔ مضامین ہیں تو انچھی قسم کے نظمیں ہیں تو نرالی شان کی۔ تصاویر ہیں کہ ناظر کو محو حیرت کئے دیتی ہیں۔ کیوں نہ ہو شہنشاہ بحر وبر سلطان قیصران قیصر شاہ معظم جارج پنجم وارثی تاج وتخت برطانیہ وہند کی تاجپوشی کا دربار۔ اُس کی شان وعظمت کا نظارہ بیان کرنا۔ نقل کو اصل کرکے دکھانا۔ ادیب جیسے جوہر رقم اُستاد قلم ہی کا کام ہے۔ غالب علی کی حالت میں سُنا کرتے تھے کہ۔

بیٹھ کر سیر ملک کا کرنا
یہ تماشا کتاب میں دیکھا

مگر اب تو یوں پڑھنا چاہئے۔

سیر دربار گھر میں کرلینا
یہ تماشا ادیب میں دیکھا۔

مرحبا ادیب۔ صد مرحبا۔ گھر بیٹھے دربار کی سیر کرادی سینکڑوں ہزاروں روپئے خرچ کرکے سفر کے مصائب اُٹھاکر عام وخاص دربار دہلی میں پہونچے۔ تب کہیں جاکر ذرا سا نظارہ شاہ وبیگم کا دھکم دھکوں میں نصیب ہوا۔ ادیب کی بدولت ہم نے گھر بیٹھے ہی دربار کی شان اُس کی خوبیوں اور شان ونظاروں کا لطف بآرام اُٹھالیا۔ واہ حضرت شاکر آپ نے تو ادیب میں جان ڈال دی۔ آپ نے تو ادیب کو بولتی چڑیا بنادیا۔ دربار نمبر ایسا لعبت ودلفریب ہے کہ بار بار پڑھنے سے بھی دل نہیں بھرتا۔ میں اس نمبر کی خوبیاں کیا بیان کروں!۔

پہلا صفحہ اُلٹتے ہی ہز مجسٹی شہنشاہ معظم وہر مجسٹی ملکہ میری کی رنگین تصویریں کس شان کی ہیں۔ بسلے علے۔ بس بولنے کی کسر ہے۔ اگر بجائے لیتھوگراف کے فوٹو گراف میں نکالی جاتیں تو بس ہر گھر میں بذات خود شہنشاہ معظم موجود ہوتے۔ لیکن یہ قدرت قادر مطلق نے اپنے ہی ہاتھ میں رکھی ہے۔ مگر ادیب آپ کی صنعت میں کوئی کلام نہیں۔ دربار کی پوشاک میں ایسے شاہی دبدبہ کے ساتھ کھڑا ہونا تصویر کی خوبی نے نقل کو اصل کرکے دکھایا ہے۔ دربار کے متعلق ناظرین کو مبارکبادی دیتے ہوئے تصویر کے مقابل صفحہ پر ایڈیٹر صاحب کیا فرماتے ہیں

وقت جلوس شاہ بود در دست ہر یک آئینہ
من نیز حاضر مے شوم تصویر جاناں دربغل۔

کمال کیا ہے۔ تعداد میں ۲۳ تصاویر ہاف ٹون اس رسالہ میں شائع کی گئی ہیں۔ ہند کے تمام باتصویر السٹریٹیڈ رسالوں میں ادیب نمبر اول لے گیا۔ اس شان کا دوسرا رسالہ تو دیکھنے میں نہیں آیا۔ اگرچہ اور بھی اچھے اچھے رسالے ہیں۔ مگر ادیب اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ دربار کے تمام واقعات اور حالات کی تصاویر کے علاوہ پرانی عمارتوں شاہان مغلیہ اور

بیگمات کی تصویریں بھی قابل دید ہیں۔ ۴۴ تصاویر کتاب کے صفحات میں شامل ہیں۔ دہلی کے حالات نئے اور پرانے تاریخی حالات۔ پرانے قدیمی تاجپوشی درباروں کے بیان دربار کے متعلق قصائد نظمیں۔ دعائیہ گیت یہ سب ۸۰ صفحوں کا حجم ہے۔ تو اس طرح کل رسالہ بغیر ٹائٹل پیج تصاویر سمیت ۱۴۴ صفحہ کی ضخیم کتاب ہے۔ کاغذ بھی اعلےٰ درجہ کا ہے۔ نظمیں ایک سے ایک بڑھکر۔ باوجود ان خوبیوں کے قیمت دربار نمبر صرف ۱۲ ہے۔ اس قیمت پر تو اس قدر تصویریں بھی نہیں ملسکتیں۔ جو لوگ دربار میں نہیں پہونچ سکے اور دربار کے حالات سے آگاہی چاہتے ہیں۔ وہ الہ آباد ڈھین پریس سے ادیب دربار نمبر منگوا کر ملاحظہ فرماویں۔ قابل دید ہے۔ نظمیں بہت اعلیٰ درجہ کی ہیں۔ حضرت کیفی کا وہ قصیدہ بھی موجود ہے جو دہلی کے میلے کے موقعہ پر اول نمبر آ گیا ہے۔ واقعی وہ دیکھنے کے قابل ہے۔

مجھے فخر کیساتھ تمنا کہنے کی اجازت دیجاوے کہ ہمارے مسیحی بھائی پیارے لال شاکر اس علمی رسالہ کی اڈیٹری کے منصب کو ایسی لیاقت اور خوبی سے نبھا رہے ہیں کہ بیساختہ خوشی کے ساتھ زبان سے نکلتا ہے

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

خدا کے فضل سے آج ہمارے درمیان بھی ایسے قابل جوان ہیں جو پادری رجب علی مرحوم جیسے قابل اڈیٹروں کے نام لیوا ہیں۔ شاباش پیارے بھائی شاکر آپ نے دکھادیا کہ مسیحی کسی سے کم نہیں۔ آپ ہم بزرگوں کے لئے باعث فخر ہیں اخبارات نے ادیب دربار نمبر پر اچھے اچھے تعریفی نوٹ شائع کئے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں میری یہ چند سطور کس شمار میں ہیں؟ اپنی اپنی لیاقت کے مطابق ہی ہر ایک نے کرنا ہے۔

راقم :- واعظ

یوسف کا ڈرامہ

جملہ شائقین احباب و اصحاب سے عرض پرداز واضح ہو کہ کمترین نے یوسف کا ڈرامہ تیار کیا ہے۔ اس کے شایع کرنے اور ایجاد میں چندہ کرشاں ہے۔ پر اس کی ضروریات اور تکمیل کے واسطے پورے سامان کی ضرورت ہے۔ بہت سے دوستوں کو سنایا۔ دل و جان سے اس طرز کو پسند کیا اور داد دی اور زور سے فرمائش ہوئی کہ اس کو جلدی کرنا چاہئے۔ یہ بتلا دینا واجب ہے کہ ہم نے اس مضمون از نظم میں بائبل کی عبارت کو مدنظر اور ملحوظ رکھا ہے۔ اب تک کوئی ناجائز اور بیرونی بات نہیں لکھی ہے۔ اور نیز اس کام سے نہ صرف مسیحیوں ہی کو خوشی اور فائدہ ہوگا۔ بلکہ امید واثق ہے کہ ہمارے ملک کے ہر اقوام مرد و زن جوانوں اور بچوں کو بے قیاس عبرت و نفع ہوگا۔ پس دست بستہ عرض ہے کہ اس کام میں مدد دے کر ہماری ہمت افزائی کریں اور ہاتھ بٹائیں۔ کیونکہ آپ صاحبان کی ہی دریادلی اور فیاضی اس حبلائی کار خیر کی کامیابی اور فخر کا باعث ہوگا۔ نیز اگر کسی صاحب کو اس کے متعلق کسی قسم کی رائے کا اظہار کرنا ہو تو بذریعہ نورافشاں تحریر فرمایا جاوے۔ نمونہ کے طور پر چند اشعار ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ اور یہ بھی بتلائے دیتے ہیں کہ اب تک یوسف کی سرفرازی تک اسی طرز پر مختلف راگ بڑی محنت سے تیار کئے ہیں۔ کاش کہ اس کے وسیلہ خداوند کا جلال ظاہر ہووے اور ناظرین اور حاضرین کے دلوں پر اچھا اثر پڑے۔ آمین

راقم احقر ایم۔ سی۔ نیوٹن گل۔ وہرہ دون محلہ نیانگر

یوسف کا کنوئیں کے اندر سے

اظہار غم

زندگانی ہے کہانی ہائے دل افسوس دل
ہے یہ دنیا آنی جانی ہائے دل افسوس دل۔

میں تو آیا تھا خبر لینے کو اور امداد کو
پر یہ کرنے آ ما کانی ہائے دل افسوس دل۔

بھائیوں نے ہائے مجھ کو ڈالا اس زندان میں
حرف تھی الفت زبانی ہائے دل افسوس دل

آرزوئیں سب رہیں دل میں میرے واحسرتا
حیف نہ دیکھی جوانی ہائے دل افسوس دل

اب تو سمجھا ہاتھ سے ان کے مرا بالکل محال
باپ کو کس نے سنائی ہائے دل افسوس دل

جو سنے گل حال میرا وہ کرے خود فیصلہ
ہو جگر تیغ کا پانی ہائے دل افسوس دل

فرعون بادشاہ کے خوابوں کی تعبیر

راجہ سن لیں تمہاری دونوں بتیاں رے
میں کیا ہوں کون بھول وہی کرتا ہے سب خدا
ہیں سب اسی کے در کے محتاج شاد و گدا۔
کیسے کٹتی رہیں ساری رتیاں رے
گرچہ ہیں خواب دو مگر مطلب تو ایک ہے۔
رب کی طرف سے حال یہ ظاہر و لیک ہے۔
کہیں سنگ نہ بیٹ جائیں چھتیاں رے
پہلے تو سات سال تک اناج ہو کثیر۔
پھر سات سال قحط میں خلقت ہو سب اسیر
بھر لو بھر لو مبارج کھتیاں رے

راقم گل۔ روہیلکھنڈی

غور طلب:- بھلا یہ ہے کہ تو گوشت نہ کھاوے۔ مے نہ پیوے۔ اور ایسا کام نہ کرے جس سے تیرا بھائی ٹھوکا یا ٹھوکر کھائے۔ یا سُست ہو جائے۔ رومیوں $\frac{14}{21}$

ہارکرٹکس سے چند اقتباس

گزشتہ سے پیوستہ

ہم یہاں اولاً آپ کی توجہ اس امر کی طرف دلانا چاہتے ہیں کہ پہاڑ سینا کی تمام نواحی میں کم از کم خیمہ کی موجودگی کے امکان کی چند شہادتیں پائی جاتی ہیں۔ جیسا کہ پاک کلام میں خیمہ کے بنانے کے وقت اسرائیلوں کا بیان پایا جاتا ہے۔ علاوہ بریں مقدس زمین کے متعلق زمانہ حال میں ایسے حالات دریافت ہوئے ہیں۔ جن سے اُن مختلف مقامات کا بیان ملتا ہے کہ جس جگہ پاک کلام بنی اسرائیلوں کے عرصہ دراز کے اُن کے تواریخی سفر میں اُن کے اور خیمہ کے مقیم ہونے کا بیان کرتا ہے۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بائبل کے بیان کے کسی طور پر مخالف نہیں ہے۔ بلکہ اسی کے بیان کو مستحکم کرتا ہے (اس جدید تحقیقات کا بیان مضمون کے آخر میں نتیجہ کے طور پر پیش کرینگے) ایک اسی ہی قسم کی تحقیقات زمانہ حال میں اس قدیم جگہ کے متعلق ہوئی ہے۔ جہاں کہ یہودیوں کی حدیثوں کے مطابق یہ قدیم موسوی خیمہ تین سو چھیاسٹھ برس تک ایستادہ رہا۔ اور جس جگہ اُس کی نسبت عجیب و دلچسپ واقعات پاک زمین میں واقع ہوئے وہ جگہ جیسا کہ بخوبی معلوم ہے چھوٹا سا شہر شیلوہ تھا اور جو اُس بڑے رستہ پر جو بیتیل سے سکم کو جاتی ہے واقع تھا۔ سنہ ۱۸۷۳ء میں اُس کمپنی نے جو انگریزوں کی طرف سے ملک کنعان کی تحقیقات کے لئے مقرر ہوئی تھی۔ اس نے اپنے ایجنٹوں کی معرفت اس قدیم جگہ کی پورے پورے طور پر جانچ کی۔ اور اُس کے چند دیگر دلچسپ اجاڑ گلیوں میں ایک جگہ دریافت کی جس کی نسبت کرنل چارلس ولسن خیال کرتے ہیں کہ یہ وہی جگہ ہے جہاں پر خیمہ بہت عرصہ تک کھڑا رہا ہے۔ وہ مخصوص جگہ ایک چھوٹے ٹیلہ کے شمال میں جس پر کھنڈرات واقع ہیں پائی جاتی ہے۔ کرنل ولسن کے الفاظ میں اس ٹیلہ کا یہ بیان ہے "مثل ایک کشادہ بازو کے نیچے کی جانب ڈھلو ہے۔ جس کے دوار پر ایک لوکل صحن ہے جو ۷۷ فیٹ چوڑا اور ۴۱۲ فیٹ لمبا کاٹا گیا ہے۔ جگہ بجگہ پانچ فیٹ اونچائی کی ایک چٹانی ڈھانگ ہو۔ اور اُس کے پہلو کے طول میں کئی ایک کھودے ہوئے مقامات اور چھوٹے چھوٹے حوض پائے جاتے ہیں"۔ کرنل ولسن کے خیال میں یہ وہ جگہ ہے۔ جہاں موسوی خیمہ کھڑا رہا کیا ہو اور کرنل موصوف اپنے نتیجہ کے استحکام کی نسبت یہ بھی فرماتے ہیں کہ یہ وہی جگہ ہے جو اجاڑ کھنڈرات سے ملحق ہے اور جو خیمہ جیسی ساخت کے لئے کافی جگہ ہے۔ جہاں وہ استادہ کیا جا سکتا تھا۔ لہٰذا صاحب موصوف کی رائے ہے کہ غالباً یہ وہ جگہ ہے جو اس خیمہ کی ساخت کے لئے ابتدأ اختیار کی گئی تھی۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ دیگر محققین کی رائے زمانہ حال اور آئندہ میں کرنل موصوف کی رائے سے ہمارے سوال زیر بحث کی نسبت متفق ہوگی یا نہیں۔ لیکن ہم کرنل موصوف کے الفاظ کو کرر استعمال کرکے کہتے ہیں کہ قیاس کے کسی طرح سے خلاف نہیں ہے" اور جیسا کہ بیان ہوا یہ جگہ ایک حقیقی معلومات ہے۔ اس جگہ کی نسبت جہاں خیمہ کھڑا رہا ہے۔ ہم اس امر کی نسبت ضرور نہیں سمجھتے کہ اور کچھ کہیں لیکن صرف اتنا بیان کرینگے کہ قدیم خیمہ کی اُجاڑ مقامات جہاں تک کہ اُس کی جگہ سے تعلق ہے ہنوز دیکھے جا سکتے ہیں۔ تو بس یہ شہادت کافی طور پر یقین کے لائق ہے کہ یہ عمارت کسی وقت میں موجود تھی یعنی خیمہ۔

پاک کلام کی صحیح و یقینی شہادتیں

ہم کو یاد رکھنا چاہئے کہ زیادہ صاف و قطعی شہادتیں ہمارے امر زیر بحث کے متعلق خصوصاً مختلف تواریخی بیانات ہیں جو تمام پرانے عہد نامہ میں جا بجا پائے جاتے ہیں۔ اور یہ بیانات اپنی شہادت میں ایسے کثیر و صاف ہیں کہ بغیر کسی شک و شبہ کے امکان کے وہ اس امر کو ثابت کرتے ہیں کہ قدیم موسوی خیمہ حقیقتاً موجود تھا۔ لیکن برعکس اس امر کو بھی مان لیتے ہیں کہ پرانے عہد نامہ کی طرف نہایت قدیم کتابیں جائز طور پر اس گزشتہ امر کو جیسی کہ یہ ساخت تھی ثابت کرنے کے لئے استعمال کی جا سکتی ہیں۔ بشپ ہروے (اپنے لکچروں میں تواریخ کے متعلق صفحہ ۱۷) پر فرماتے ہیں کہ خیمہ کا بیان تواریخ کی کتابوں میں جو توریت کے بعد ہیں ۱۸ مرتبہ واقع ہوا ہے اور وہ کتابیں یہ ہیں۔ یشوعہ۔ قاضیوں۔ پہلا اور دوسرا اسموئیل۔ پہلا اور دوسرا سلاطین پہلی اور دوسری تواریخ اور توریت۔ جن کتابوں مذکورہ بالا کی نسبت ہنوز ہارکرٹکس کسی طور پر ثابت نہیں کر سکے۔ کہ وہ غیر تواریخی کتابیں ہیں اور ان کتابوں میں اس خیمہ کی ساخت کی نسبت اسی مرتبہ سے زیادہ ذکر ہوا ہے۔

(۱) سلاطین کی شہادت

امر مطلوبہ کے مطابق ہم اپنی تحقیقات کو سلاطین کی پہلی کتاب سے شروع کرتے ہیں یہ علم ادب بالتصریح کا وہ حصہ ہے جس کی قدامت اور عموماً معتبر ہونے کی نسبت کرٹکس کوئی مضبوط اعتراض پیش نہیں کر سکتے ہیں۔ لہٰذا یہ شہادت قابل اعتبار تصور کرنی چاہئے۔ علاوہ بریں اس کتاب کی نسبت یہ کہا جا سکتا ہے کہ اغلب ہے کہ ابتدأ بادشاہی دفتر سے جیسا کہ یہودا اور اسرائیل کے بادشاہوں کی تواریخ رکھنے کا دستور تھا۔ یہ کتاب ترتیب دی گئی تھی۔ پس وہ اصلی نوشتہ جن میں سے کم از کم سلیمان اور داؤد کے زمانہ تک ہمیں پہونچا دیتے ہیں۔ یا اُس زمانہ تک جبکہ موسوی خیمہ جبیاہ میں ہنوز کھڑا ہوا تھا جیسا کہ ہم آگے چلکر دیکھینگے یہ بھی لحاظ رہے کہ یہ وہی عام زمانہ ہے کہ جس میں خیمہ گرایا جاکر جبیاہ سے یروشلم کو سلیمان کی بنائی ہوئی ہیکل میں پہنچایا گیا اور وہاں پر رکھا گیا تھا۔ چنانچہ اس بیان میں ہم آپ کی توجہ اس وقت خیمہ کے منتقل ہونے کی طرف دلانا چاہتے ہیں پہلا سلاطین ۸ باب ۴ آیت میں یوں مرقوم ہے "اور خداوند کا صندوق اوپر اٹھا لائے اور جماعت کا خیمہ اور مقدس کے سارے ظروف جو اُس خیمہ میں تھے سو انہیں کاہن اور لاوی اوپر اٹھا لائے۔ باقی دارد۔ جے۔ ایم غلام مسیح از نیپور گی



تعلیم الواعظین

گذشتہ سے پیوستہ

دلیل کی بابت۔ جب ایسا بیان کیا گیا ہو تو دلیل نکالنی مشکل نہ ہوگی۔ کیونکہ اسی راستے پر آگے جا کے دلیل ملیگی الغرض ایسا بیان اور اُس کی بنیاد ہو اور دلیل عمارت ہو مگر واعظ کی دلیل کا مطلب صرف اتنا نہیں ہو کہ جو مضمون سند کی آیت میں پیش کیا جاتا ہے اُس کے حصے آپس میں متفق ہیں۔ اور وہ باقی نوشتوں سے بھی متفق ہو۔ یعنے نہ صرف منطق کی دلیل چاہئے کہ اس آیت کا دعوٰی درست ہے۔ بلکہ اسباب کی دلیل زیادہ درکار ہے کہ اس آیت کا دعوے روحانی تجربہ سے متفق ہو۔ پھر یہ کہ اُس شخص کی عقل کے آگے جو روحانی ہو یعنے ہمیشہ کی زندگی اور حق کے طالب کے نزدیک درست اور واجب اور مفید نکلیگا۔ اور اس سے یہ نتیجہ ہوگا کہ یہ نجات کی تعلیم کا ایک ضروری حصہ ہے اور دین کے اصول سے بالکل ضروری علاقہ رکھتا ہے۔ یا اگر تواریخ کی کوئی بات ہو جس کی بابت سند کی آیت بیان کرتی ہے تو یہ دلیل چاہئے کہ نجات کے اصول اور خدا کی بادشاہت کے بڑھنے میں یہ بھی ایک ضروری درجہ ہو مثلاً اگر فتح کا ذکر ہو وغیرہ تو آخرش یہ دلیل دی جاویگی کہ سند کی آیت کا مضمون انسانی دل کی حاجتوں و گذارشوں کا جواب دیتا ہے۔ اور اُسکے وسیلے سے انسان سلامتی اور خدا کی موافقت کے رستے پر ترقی کر سکتا ہے۔ ایسی دلیل کے ساتھ اکثر جھوٹے دعووں کو رد بھی کرنا پڑیگا اور یہ خاصکر غیر مذہب والوں کے سامنے منادی کرنے میں۔ لیکن اس دلیل کی بنیاد کیا ہوگی۔ نہ صرف انسانی عقل کیونکہ وہ نفسانی اور گمشدہ ہے۔ بلکہ وہ جو زیادہ حاقل خدا کے عرفان میں ترقی نہیں کرتے۔ پھر بھی نہ صرف دلی تمیز کی گواہی اس دلیل کی بنیاد ہوگی کیونکہ گناہ کے وسیلے سے تمیز بھی اندھی اور بے طاقت ہو جاتی ہو۔ (باقی آیندہ)

دُعا کی درخواست

سینٹ جانس چرچ آگرہ

۱۷ مارچ سے پانچویں اپریل تک کے پاک ہفتہ میں سپیشل مشن کے واسطے دُعا کرو۔

منتظم ریورنڈ ایل آر چرچ ڈیکن احسان اللہ

اس جماعت میں ۵۰۰ دیسی مسیحیوں کا شمار شامل ہے۔ جن میں سے اکثر نوجوان ہیں جو تاثیر ان جوانوں کی چال و چلن سے کلیسیائے ہند پر اور غیر مسیحی دنیا پر مسیحی زندگی سے معمور ہو کر زندگی بسر کرنے سے ہو سکتی ہو۔ اس کا اندازہ کون کر سکتا ہے؟

”تم دنیا کے نور ہو۔ ایک شہر جو پہاڑ پر بسا ہو۔“

”اگر نمک کا مزہ بگڑ جاوے تو وہ کس چیز سے مزہ دار کیا جا سکتا ہے؟“

خضاب لاجواب

دل پسند خاص و عام

تیل جو تھوڑا سا شیشی میں سے نکالکر سفید بالوں پر لگاؤ۔ لگاتے ہی فوراً سفید بال کالے بھورے ہو جاتے ہیں بال ایسے کالے اور چمکدار معلوم ہوتے ہیں۔ جیسا اٹھارہ برس کا جوان ہر ہفتہ میں ایک بار اگر اس نایاب تیل کو سر کے بالوں پر یا ڈاڑھی یا مونچھ پر لگایا جاوے وہ آدمی ہمیشہ خلائق کی نظروں میں جوان معلوم ہوگا۔ نہایت پختہ رنگ عجیب تیل ہے۔ ایک آدمی کے لئے ایک بکس چھ ماہ تک چلتا ہے۔ قیمت فی بکس ایک روپیہ (عہ) آٹھ آنہ۔ بذریعہ وی پی آنے چاہئیں۔

ملنے کا پتہ۔ حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نور شاہ صاحب ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب۔ پوسٹ مانڈوی نمبر ۳ بمبئی۔

لودیانہ پریسبٹری

پروگرام

اُن جلاس کا جو آئندہ پریسبٹری کے متعلق مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۱۲ء سے شروع ہونگے۔

بڑا مضمون۔ مسیح کی جلالی ہوئی زندگی۔

تاریخ	وقت	مضمون	پادری
۱۶ اپریل ۱۹۱۲ء بروز منگل	صبح ۸ تا ۹	ڈیووشنل سروس	پادری کیول سنگھ بدل مسٹر حسن خاں
"	صبح ۱۱ تا ۱۲ دوپہر	مسیح کا مردوں میں سے زندہ ہونا۔ اس کا ثبوت اعمال ۲: ۳۲	پادری یو۔ ایس جی بدل پادری ای پی نیوٹن
"	۲½ تا ۴ شام	جی اُٹھا ہوا مسیح (مسیح محشور) افسی ۱: ۲۰-۲۳	پادری بی بی [illegible] بدل پادری سیموئیل جیوا
"	۵ بجے شام	بھجن منڈلی	مسٹر جلال مسیح
اپریل ۱۹۱۲ء بروز چہار	صبح ۸ تا ۹	ڈیووشنل سروس	مسٹر جے ڈبلیو پیلس
"	۳ تا ۴ شام ہندوستانی عبادت	ایماندار کی جلالی ہوئی زندگی افسی ۲: ۱-۶	پادری پی سی اوپل
۱۸ اپریل ۱۹۱۲ء بروز پیر	صبح ۸ تا ۹	ڈیووشنل سروس	پادری جاتی رام بدل پادری گوردت سنگھ
"	۱۱ تا ۱ دوپہر	ایماندار میں جلالی ہوئی زندگی کیونکر دکھائی دیتی فلسی ۳: ۱۲-۳	
		اس زندگی کا جلال (۱۱) جیسے یہ مسیح میں دکھائی دیا (مکاشفہ ۱: ۱۲-۱۸)	

		(۲) جیسے ایماندار کی جلائی ہوئی امیدیں دکھائی دینا۔ (۱ یوحنا ۳: ۲ و ۳)	پادری پربھوت بل پادری پی کے سرکار

دو بجے بعد دوپہر مورخہ ۸ اپریل پریسبٹری کا جلسہ شروع ہوگا اور اس کے بعد کل عبادات کا انتظام پریسبٹری کی جانب سے ہوگا۔

جملہ صاحبان سے درخواست ہے کہ ان جلسوں میں پہلے ہی دن سے شریک ہونے اور حصہ لینے کی کوشش کریں اور خدا سے جو تمام برکات کا سرچشمہ ہے ان جلسوں میں اس کی بڑی برکت کے نزول کے لئے دعا اور منت کریں

رہائش اور خوراک

خوراک کے لئے دو قسم کی میزیں ہونگی۔ اول میز پر ایک روپیہ چار آنہ (۱؎) یومیہ اور دوم پر آٹھ آنہ (۸؎) یومیہ خرچ دینا ہوگا۔ جو صاحبان ان میزوں پر کھانا چاہیں وہ اپنے آنے سے پہلے ٹھیک وقت کی اطلاع دیں۔ کیونکہ کھانا صرف انہیں کے لئے تیار ہوگا جنہوں نے پہلے اپنی آمد کی خبر کر دی ہے۔

اگر ہو سکا تو ہم کوشش کرینگے کہ کھانے کا وہی انتظام ہو جو گزشتہ کونشن کے ایام میں ہوا تھا۔ تاکہ سب صاحبان کو عمدہ کھانا بآسانی مل سکے

پادری یوحنا خاں پاسٹر از لودیانہ

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو بزبان انگریزی اور رومن اُردو میں شائع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیا اور ملکی خبریں اور عمدہ ایڈیٹور کے مضامین اور سنڈے سکول سبق شائع ہوتے ہیں چندہ سالانہ بموجب تنخواہ اور خریداران کے ۱۲ سے لیکر ۶ روپیہ تک ہے۔ نمونہ اڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یو۔ پی سے طلب کر سکتے ہیں۔

میاں بیوی کا دینی مناظرہ

گزشتہ سے پیوستہ

میاں:۔ لیکن آدم کی جسمانی زندگی پر بھی موت کا فتویٰ دیا گیا۔ میں بھی کچھ نہ جانتا ہوں کیوں نہ؟

بیوی:۔ آدم کے وقت سے لیکر اس کی تمام اولاد گناہ میں پیدا ہوتی رہی ہر ایک بچہ کے دل میں شروع ہی سے بدی کا خیال ہوتا ہے۔ لیکن وے گنہگار نہیں ہیں اس لئے کہ انہوں نے کوئی گناہ نہیں کیا ہے۔

میاں:۔ اس نے ان بچوں کی بابت کیا کہا جو بچپن ہی میں مر جاتے ہیں کیا وہ بہشت میں جاتے ہیں یا دوزخ میں؟

بیوی:۔ اس نے کہا وہ بہشت میں جاتے ہیں۔ اس نے یہ اس آیت سے ثابت کیا "چھوٹے لڑکوں کو میرے پاس آنے دو کیونکہ آسمان کی بادشاہت ایسوں ہی کی ہے"۔ لیکن جب وہ اس عمر میں پہونچ جاتے ہیں جس میں وہ نیکی بدی میں پہچان کر سکیں اور جان بوجھ کر غلطی کریں وے گنہگار ہیں۔

میاں:۔ میں نہیں جانتا کہ اس میں کیا سکاشفہ کی بات ہو اس کو ہم سب جانتے ہیں۔

بیوی:۔ لیکن وہ سچائی جس کی طرف میں آپ کی توجہ مبذول کیا چاہتی ہوں یہ ہے کہ نافرمانی یا غلطی کے ایک ہی کام سے بچہ ایسا گنہگار ہو جاتا ہے۔ جیسے ایک نقطہ کے پھیر سے خدا سے جدا ہو جاتا ہے۔

میاں:۔ مجھے معلوم ہو گیا کہ تم کیا نتیجہ نکالنے کی کوشش کر رہی ہو۔ لیکن میں تمہارے قابو نہیں آنے کا میرے قابو آنے کے وقت گئے۔

بیوی:۔ اگر وہ بچہ جان بوجھ کر گناہ کرے اگر پھر کبھی ہوش میں آئے اور حق کا متلاشی ہو تو اس کو اپنے گناہوں سے توبہ کرنی پڑے گی۔ کیوں ٹھیک ہے؟

میاں:۔ بے شک

بیوی:۔ وہ اپنے کئے ہوئے گناہ سے توبہ کرتا ہے وہ اس برائی سے توبہ نہیں کرتا جو اس کے دل میں اس وقت تھی جب وہ پیدا ہی ہوا تھا۔ اور جب کوئی سچے دل سے مسیح کے پاس آتا ہو وہ ہر ایک ایسی بات کو چھوڑ دیتا ہو توبہ کرنا ان آنسو بہانے سے کہیں بڑھکر ہے۔ یعنی دنیا کو چھوڑنا ہر ایک گناہ کو ترک کرنا۔ گھروں زمینوں۔ دوستوں باپ ماں۔ بچوں بیوی شوہر اور اپنے آپ سے بھی انکار کرنا ہے۔ یعنی سب کچھ چھوڑنا ہو۔ یسوع نے فرمایا کہ وہ جو سب کچھ چھوڑنے کو طیار نہیں ہے میرے لائق نہیں۔ یہ خدا کی اطاعت قبول کرنا ہو۔

میاں:۔ ہاں مجھے معلوم ہے۔ بائیبل میں ایسا ہی آیا ہو لیکن ہمارے پادری ان چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال نہیں کرتے۔ وے زیادہ تر اپنے خیالات کو خدا کے رحم اور اس کی محبت پر جماتے ہیں۔ باقی دارد

اشتہار

اطلاع دیجاتی ہو کہ ماہ اپریل سنہ رواں کی ۶ و ۷ و ۸ کو شہر لودیانہ کے گرجاگھر میں روحانی بیداری کے جلاس فراہم کئے جائینگے۔ ان اجلاس کا آغاز بتاریخ ۶ ماہ اپریل سنہ رواں بوقت ۸ بجے صبح ہوگا۔ تیسرے روز یعنے سوموار بتاریخ ۸ ماہ مذکور بوقت ۲ بجے بعد دوپہر لودیانہ پریسبٹری کا جلسہ شروع ہوگا تمام مبشر اور لائیسنشیٹ اور کیٹی کسٹ اور تیسرے اور دوسرے درجہ کے سکول ٹیچر و ہیڈ اپنے اپنے کام کی سالانہ رپورٹیں پریسبٹری میں سنانے کے واسطے ساتھ لاویں۔ پریسبٹری کے متعلق کام ۱۳ ماہ مذکور تک سٹیڈ کلارک صاحب کے پاس روانہ کیا جاوے۔

پادری ای سی۔ آتیل سٹیڈ کلارک
لودیانہ پریسبٹری۔
انبالہ چھاؤنی ۲ مارچ ۱۹۱۲ء



شعر و سخن

غزل

یوں مرے پہلو میں تجھ بن دل مرا بے تاب ہے
جوں لب ساحل پہ تڑپے ماہئ بے آب ہے
گریہ تر آنکھوں سے میری ہو گیا سیلاب اشک
اک تن کا ہیدہ تھا سو وہ بھی غریق آب ہے
ظلمت عصیاں میں کب صبح اُمید آئے گی
اک گر داغ جگر خورشید عالمتاب ہے۔
خون روتا ہوں ندامت سے گناہوں کی سدا
موجزن اک چشم تر سے خون کا سیلاب ہے
کیوں نہ ہو جائے فنا کے بحر میں وہ ناتواں
چشم تر جس کے لئے اک حلقۂ گرداب ہے
مالک ایوان مرمر کر بنے سب خاک راہ
اب کہاں وہ بستر راحت کہاں سنجاب ہے
وائے نادانی بوقت مرگ یہ ثابت ہوا
جو سنا تابؔ وہ افسانہ جو دیکھا خواب ہے۔

راقم جارج مشن تاب (لودیانوی)

ضرورت

۳/۱

ایک مشن سکول کے لئے ایک ہندوستانی مسیحی گریجوایٹ کی جو انگریزی میں ہوشیار ہو۔ ایک ایف اے درکار ہیں تنخواہ حسب استعداد اور تجربہ کے ہو گی۔

درخواستیں معہ اسناد ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں

پادری آر۔ ہیکنشن میتھوڈسٹ مشن

آگرہ۔ یو۔ پی۔

مضامین

تفریح طبع

گزشتہ سے پیوستہ

سوفٹ جیسے مشہور مصنف کا یہ شغل تفریح کا تھا۔ کہ جب کام کرتے کرتے یا خاموش بیٹھے بیٹھے تھک جاتے۔ تو اپنے نوکروں کو سیڑھیاں مار مار کر ستایا کرتے تھے۔ ایک دن نوکر کوئی موجود نہ تھا۔ ان کا ایک معزز دوست شیلڈن نامی آ پہونچا اور آتے ہی قابو چڑھ گیا۔ آپ نے آتے ہی اُسی پر ہاتھ صاف کیا اور سیڑھیاں مار کر چاہا کہ اُسے زینہ پر چڑھائیں وہ بے چارہ حیران رہ گیا اور جان بچا کر بھاگ گیا۔ ایڈمنڈ برک ممبر پارلیمنٹ جو آتش زبانی اور فصیح البیانی میں فرد ہونے کے علاوہ مدبران انگلینڈ کے سرتاج سمجھے جاتے تھے۔ اُن کو اپنے پولیٹیکل کاروبار سے جب کبھی فرصت ملتی تو اپنے گھر کے مزدوروں کے ساتھ ان کی محنت میں شریک ہو کر اُن کا کام کرتے۔

مسٹر سلوین کا شوق سب سے زیادہ عجیب تھا کہ جب کبھی کسی مجرم کو پھانسی ہوتی تو آپ ضرور دیکھنے جاتے۔ اُن کو یہی باتیں پسند تھیں اور اُنہیں میں ان کی تفریح طبع ہوتی تھی جو صفدر ناک ہول کبھی کبھی ان کا قاعدہ تھا کہ عورتوں کی پوشاک پہن کر بازار میں جایا کرتے تھے۔

پائیل جو لاثانی فلاسفر تھا اس کو کٹھ پتلی کے ناچ کا بہت شوق تھا۔

مسٹر کرن بھی کٹھ پتلی کے ناچ کے بہت شائق تھے۔

(سوداگر میرٹھ)

انتخاب الاخبار

ایک سارٹر کو سزا

آگرہ کے ایڈیشنل سشن جج صاحب بہادر کے اجلاس میں ایک شخص محمد سامی پر جو ریلوے میل سروس میں بطور رجسٹری سارٹر ملازم تھا۔ انڈین پوسٹ آفس ایکٹ ۱۸۹۸ء کی دفعہ ۵۲ کی رو سے مقدمہ چلا گیا جس کے واقعات یہ ہیں کہ ملزم ریلوے میل سروس میں بطور رجسٹری سارٹر ملازم تھا وہ اٹاوہ سے دہلی اور دہلی سے اٹاوہ تک کا کام کرتا تھا۔ اور پنجاب میل گاڑی میں اٹاوہ سے قریباً سات بجے شام سوار ہوتا تھا اور دہلی اسی روز رات کے ایک بجے پہونچ جاتا تھا اور ۲۴ گھنٹہ دہلی میں گزار کر دوسرے روز رات کو اٹاوہ روانہ ہو جاتا تھا اور اٹاوہ میں ۲۴ گھنٹہ کا وقفہ ملتا تھا۔ اس کے خلاف یہ الزام عائد تھا کہ ۴ مئی ۱۹۱۱ء کو اس نے اٹاوہ اور دہلی کے درمیان ریلوے ٹرین میں اپنے فرائض کی ادائیگی کے دوران میں ایک رجسٹری شدہ خط چرایا جس میں ایک سو روپیہ کی مالیت کے دس کرنسی نوٹ تھے۔ اور دوسرے روز اس نے ان میں سے ایک نوٹ دہلی میں محمد ابراہیم کی دوکان پر توڑایا اور وہاں سے کچھ روزمرہ کا مال خرید کیا۔ اس کے بعدہ ۹ مئی ۱۹۱۱ء کو اس نے چار نصف قطعہ جات کرنسی نوٹوں کے قیمتی تیس روپیہ ایک رجسٹری شدہ خط سے نکالے اور اسی طرح وہ کئی دفعہ گرفتار ہوا۔ عدالت کے سامنے ملزم نے خود کو بے قصور بتلایا۔ مگر جیوری نے قصوروار ٹھہرایا۔ اور ایڈیشنل سشن جج صاحب بہادر نے جیوری کی رائے سے متفق ہو کر ملزم کو چار سال قید سخت کی سزا کا حکم صادر فرمایا اس سزا کی اپیل ملزم نے ہائی کورٹ الہ آباد میں کی مگر وہاں سے خارج کی گئی۔

ہندو اور مسلمانوں کا خطرناک سوال

افسوس ہے کہ ہندو اور مسلمانوں کا سوال خطرناک صورت پکڑتا جاتا ہے اور یہ سوال اب ہندوستانی افسروں تک بھی آ پہنچا ہے۔ اخبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ فلاں افسر نے فلاں ہندو پر صرف اس واسطے ظلم کیا کہ وہ ایک ہندو تھا۔ فلاں ہندو مجسٹریٹ نے فلاں مسلمان کو صرف اس واسطے جیل میں بھیجا کہ وہ ایک مسلمان تھا۔ اسی بات کے متعلق اخبارات آئے دن ہر محکمہ کے ہندو کلرکوں کی تنخواہوں اور عہدوں کی فہرستیں ہی چھاپتے رہتے ہیں۔ حالانکہ جتنے کالم وہ اس تو تو میں میں سیاہ کر دیتے ہیں۔ اگر قوم کی ترقی اور بہتری کے لئے خرچ کریں تو کیا ہی اچھا ہو۔ آجکل اخبارات میں سید عبدالواحد ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس ضلع گوڑگانوں کا نام لیا جا رہا ہے کہ وہ ہندو مدرسان کو دق کرتے ہیں اور ایک دو موقوف بھی کرا دیا ہے۔ مگر زمیندار میں دو ہندو مدرسان نے تردید بھی کی ہے۔ زمیندار میں تردید کا شائع کیا جانا ظاہر کرتا ہے کہ شاید ان کا بھی قافیہ تنگ کیا گیا ہے۔ ورنہ ہندو اخبارات میں کیا وہ یہ تردید نہیں چھپوا سکتے تھے۔ افسوس ہے کہ بعض مسلمان افسر مسلمانوں کو بھرتی کرنے کے واسطے ہندوؤں کے حقوق کی پرواہ نہیں کرتے۔ اگر یہ سوال کیا جاوے کہ ہندو بھی تو ایسا ہی کرتے ہونگے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ ہندوؤں میں اپنے بھائیوں کی مدد کرنے کا مادہ ہی نہیں ہے اور نہ وہ مسلمانوں کی طرح قومیت کی حس رکھتے ہیں۔ ہندو اور مسلمانوں کو بھائی بھائی بن کر گزارہ کرنا چاہئے ورنہ اس طرح کے تعلقات سے دونوں کو نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہے۔ مسلمان اخبارات ہر محکمہ کے ہندوؤں کی فہرستیں چھاپنے کے بجائے کسی اور طریقہ پر قوم کی خدمت کو سرانجام دیں تو اچھا ہوگا۔

نور افشاں:- اس قسم کی تحریرات سے زیادہ تر نااتفاقی اور جدائی بڑھتی ہے۔ چاہئے کہ آپس کے اتفاق اور میل و موافقت کے پیدا کرنے والے مضامین اخبارات میں درج کئے جاویں۔ مگر جو طریقہ متعصب اخبارات نے آجکل اختیار کیا ہے۔ وہ بہت ہی نقصان کا باعث ہے وہ نفاق کی خوفناک زہر کا مادہ ہے جسکو ایسے اخبارات پھیلا رہے ہیں

پنجاب کی انتظامی رپورٹ (بابت سنہ ۱۹۱۰ء و سنہ ۱۹۱۱ء)

معلوم ہوا کہ اس سال صوبہ میں کل ۲۹۴ اخبارات و رسالہ جات جاری تھے۔ ۲۹ اخبارات اسی سال بوجوہات چند در چند بند کرنے پڑے بند شدہ اخبارات کی تعداد بہت بڑی خیال کی جاتی ہے۔ سال زیر رپورٹ میں کسی اخبار کے خلاف سرکاری مقدمہ نہ چلایا گیا۔ مندرجہ ذیل اخبارات کو متنبہ اور خبردار کیا گیا۔ مسلمان۔ حدیث۔ ہدایت اخبارات کو آریہ سماجیوں کے خلاف لکھنے سے منع کیا گیا۔ ہدایت نے گورنمنٹ کے حکم کی پرواہ نہ کرتے ہوئے قابل اعتراض مضامین کا سلسلہ اخبار میں جاری رکھا نتیجہ یہ ہوا کہ اس سے حسب قانون ضمانت طلب کی گئی۔ ضمانت داخل نہ کر سکا لہذا اُس کا خاتمہ تھا۔

مسلمان اخبارات مجدد اور منشر اور آریہ اخبار ارجن ایک دوسرے مذہب کے خلاف سخت سست لکھتے تھے ان تینوں کو بھی خبردار کیا کہ آئندہ سے ہوش کی دوا کریں مجدد نے باوجود سرکاری حکم موصول ہونے کے بھی آریہ سماجیوں کے خلاف اعتراض طریقہ سے لکھنا شروع کیا آخر کار پریس ایکٹ کی دفعہ کے مطابق اُس سے ضمانت طلب کی گئی۔ مجدد ضمانت دینے کے ناقابل تھا۔ آخر کار مجبوراً مجدد بند کرنا پڑا۔

آریہ مسافر اور پرکاش اخبارات کو بھی سرکاری طور سے ہدایت کی گئی کہ مسلمانوں کے خلاف قابل اعتراض باتیں نہ لکھیں۔ پنجاب ایڈووکیٹ نے سرحدی خبروں کے دینے میں کسی قدر غلط بیانی کی تھی اس کو ہدایت کی گئی کہ زیادہ احتیاط سے خبریں درج کیا کرے۔ اور مسلمانوں کے خلاف ایسے مضامین نہ لکھے جن سے ان کو صدمہ پہونچے سیوک سٹیم پریس نے لال چند فلک کی مرتبہ کتاب موسومہ بہ تقاریر اجیت چھاپی تھی سرکار عالی نے مالک پریس مذکور کو خبردار کیا تھا کہ آئندہ سے زیادہ احتیاط کرے۔ ہندوستان سٹیم پریس کے مالک نے ایک قابل اعتراض کتاب چھاپی تھی۔ گورنمنٹ نے اُس کو خبردار کیا تھا۔ راجپوت پرنٹنگ ورکس نے بھی ایک پمفلٹ شائع کیا تھا جس میں قابل اعتراض مضمون تھا سرکار عالی نے اُس کو بھی متنبہ کیا ہے۔ گورنمنٹ عالیہ کا جو کام باقاعدہ مسلسل اور باترتیب ہے۔ ہر قسم کے قواعد ضوابط احکامات اور دیگر کل ضروری باتیں کتب میں درج ہیں۔ اور اس کا ریکارڈ ہمیشہ کے لئے موجود رہتا ہے۔ (اخبار عام)

محلہ سرن لاہور میں بایام ہولی ایک حادثہ ہوگیا۔ ہولی کھیلتے کھیلتے چند لڑکوں میں فساد ہوگیا ایک لڑکے کو سخت چوٹیں آئیں۔ بیہوش ہونے پر اس کے ساتھی گھبرا گئے پولیس موقعہ پر آئی تحقیقات شروع کر کے لڑکے کو ہسپتال میں داخل کیا گیا وہاں اس کی حالت خطرناک بتلائی جاتی ہے۔

انجیل برنباس

من تصنیف عبدالاحد ازکاٹرہ۔

کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصے تک غائب ہوگئی۔ پادری ہیگسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اس کتاب کے حالات اس چھوٹے رسالہ میں پیش کیے جاتے ہیں۔ قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم

من تصنیف ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب

جسکو ڈاکٹر ڈبلیو۔ ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی اردو اور رومن میں بھی چھاپی گئی۔ قیمت ۴ر۔ اُردو ۸ر اور ۱۲ر +

یہہ کتاب نہایت ضروری ہی۔ ہر ایک مسیحی کو چاہیے کہ اس کا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہی +

دائی گری

من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براون صاحبہ ساکن لودیانہ

رومن اُردو ۶ا۔ فارسی اُردو ۶ا +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہی۔ ہر ایک گھر میں اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہی اسلیے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہیے +

ہدائیت تیمارداراں

یہہ کتاب اس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مددی جاوے۔ لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کے لئے سندی کتاب ہی۔ ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت ۸ +

خاندانی فرائض

۱۲۰ صفحے۔ قیمت اردو ۴ر ۸ر و ۱۲ر رومن ۸ر

اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاویگی + آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہایش کا گھر رکھے اور کسطرح پاوے؟ کتاب کی قیمت صدہا گنا قیمتی ہی +

کتابوں کی فہرست مُفت بھیجی جاتی ہی

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پُرانا فنڈ ہی اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہی - اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پاسکتے ہیں ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہی اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بنک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہی ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے - اور نئے پراسپکٹس (اُردو و انگریزی) مینجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم - اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

پادری ای - ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مینیجر نور افشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی برادرز چھپا